Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۵ھ ؛ ۲۸ نبوت ۱۳۵۴ہش ؛ ۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء | نمبر ۲۷۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۸ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے، الحمد للہ

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ حضور کی عمر میں غیر معمولی برکت ڈالے اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال علیل ہے۔ کمزوری بہت ہے۔ آپ کے فرزند اکبر محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت کل زیادہ ناساز رہی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد خان صاحب کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے احباب جماعت کی ملاقاتیں

اخلاص و وفا اور جذب و اثر کے پُرکیف نظارے

(مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم۔ اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

جیسا کہ احباب کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اس سال کے اوائل میں کئی ماہ تک مسلسل ناساز رہی۔ بالآخر ماہ ظہور (اگست) کے شروع میں حضور جماعت کے مشورہ سے طبی معائنہ اور علاج کی غرض سے یورپ تشریف لے گئے۔ حضور کی اس لمبی علالت طبع اور پھر سفر یورپ کی وجہ سے پاکستان کے احباب جماعت کو لمبے عرصہ تک اپنے پیارے آقا کی زیارت سے مشرف ہونے اور براہ راست حضور کے کلمات طیبات سے مستفیض ہونے سے محروم رہنا پڑا اور وہ ایک خاص روحانی تشنگی محسوس کرتے ہوئے دعاؤں میں مصروف رہے کہ اللہ الشافی حضور کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاؤں کو سنا اور انہیں قبول فرمایا اور حضور اس کے فضل سے صحتیاب ہو کر بخیر و عافیت سفر یورپ سے واپس تشریف لے آئے۔ جب سے حضور تشریف لائے ہیں جماعت کے احباب دور و نزدیک سے دلی محبت و اخلاص کے والہانہ جذبات کے ساتھ اور کمال ذوق وشوق سے حضور کی زیارت اور ملاقات سے مشرف ہونے کے لئے غیر معمولی طور پر بڑی کثرت کے ساتھ مرکز سلسلہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ چنانچہ ہر اتوار کے روز (جو ملاقات کے لئے مخصوص دن ہوتا ہے) دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں مشتاقان زیارت کا ہجوم ہوتا ہے اور خلافت حقہ کے ساتھ دلی محبت و عقیدت کے ایمان افروز نظارے دیکھنے میں آتے ہیں۔ گذشتہ اتوار کو ہی (۲۳ نبوت) ملک کے مختلف اطراف و جوانب سے آنے والے سینکڑوں دیگر احباب کے علاوہ صرف لاہور سے ہی کم و بیش چھ صد احباب کاروں اور سپیشل بسوں کے ذریعہ ربوہ تشریف لائے۔ ان میں بہت سے وکلاء، ڈاکٹر، پروفیسر، تاجر اور طلباء بھی شامل تھے۔ بڑی عمر کے احباب اور بچے بھی موجود تھے اور نوجوان تو بکثرت شامل تھے۔ وہ سب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کرنے کی غرض سے کمال ذوق و محبت سے گھنٹوں کھڑے رہے اور جب انہیں حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور حضور نے ان سے بڑی ہی محبت و شفقت سے ڈیڑھ گھنٹہ تک خطاب فرمایا اور نہایت درجہ روح پرور اور بصیرت افروز ارشادات سے نوازا تو انہیں یوں محسوس ہوا کہ گویا وہ ایک نئی روحانی زندگی سے ہمکنار ہو گئے ہیں۔ ملاقات کے بعد ان کے چہروں پر خوشی اور اطمینان کی جو کیفیت نظر آتی تھی اسے الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ وہ اپنے ایمان و ایقان میں غیر معمولی اضافہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرتے ہوئے شاداں و فرحاں واپس لوٹے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بھی ان سے ملاقات فرما کر بے حد مسرت محسوس فرمائی۔

کم و بیش یہی کیفیت ہر اتوار کو ہوتی ہے۔ چنانچہ ۲ نومبر کو باوجود اسکے کہ حضور کی تشریف آوری کا بیشتر جماعتوں کو علم نہ تھا ۱۵۰ احباب تشریف لائے۔

۹ نومبر کو شیخوپورہ، جھنگ، منگلا، گوجرانوالہ، ساہیوال اور دیگر جماعتوں سے ۶۵۰ احباب تشریف لائے۔

۱۶ نومبر کو اوکاڑہ، مانگٹ اونچا، گجرات، ڈسکہ اور دیگر جماعتوں سے ۲۵۰ احباب تشریف لائے۔

۲۳ نومبر کو لاہور، اسلام آباد، واہ کینٹ، ضلع جھنگ اور دیگر مقامات سے تقریباً ۹۰۰ احباب تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے اخلاص و ایمان میں اور زیادہ برکتیں دے۔ خلافت کے ساتھ ان کی وابستگی میں اور زیادہ اضافہ فرمائے اور انہیں اسلام کے غلبہ کی مہم میں ایثار اور قربانی کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔

بالآخر احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے پیارے آقا کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت وسلامتی کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے۔ اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے اور مہمات دینیہ میں اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازے۔ آمین۔

حضور کی صحت ابھی کمزور ہے۔ کثرت کار کی وجہ سے طبیعت اکثر ناساز ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے اور خلافت کے فرائض باحسن طریق ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ آئندہ کسی جماعت سے بیک وقت زیادہ سے زیادہ یک صد احباب ملاقات کے لئے تشریف لایا کریں۔

نعتیہ مشاعرہ

انشاء اللہ العزیز ۲۰ دسمبر ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد اقصیٰ ربوہ میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں احمدی شعراء کی تازہ نعتیں پڑھی جائیں گی۔ مختلف زبانوں میں مدح نبوی ﷺ ہوگی۔ اس بابرکت موقع میں شمولیت فرما کر روحانی فائدہ حاصل فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن۔ ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ؛ پرنٹر: سید عبدالحی ؛ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۸ ماہ نبوت ۱۳۵۴ ہش
۲۸ نومبر ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغرب میں دہریّت پھیلنے کی اصل وجہ

گزشتہ شمارہ میں ہم مشہور امریکی رسالہ "پلین ٹروتھ" بابت جولائی ۱۹۷۵ء کے حوالہ سے اس امر پر روشنی ڈال چکے ہیں کہ آج سے ڈیڑھ دو صدی قبل مغرب میں جدید سائنس ایک "نیا مسیحا" بن کر منظرِ عام پر آئی تھی کیونکہ سائنسدانوں نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ مذہب کے توہماتی سہارے سے بے نیاز ہو کر سائنس کی مدد سے انسانیت کو درپیش جملہ مسائل حل کر دکھائیں گے اور انسانیت کو جو دُکھ لاحق ہیں اور جو اسے گھُن کی طرح کھا رہے ہیں ان کا مداوا ڈھونڈ نکالیں گے۔ لیکن ہوا یہ کہ اس "نئے مسیحا" نے مسائل تو کیا حل کرنے تھے اُلٹا اس نے خود ہلاکت کے ایک بھیانک سائے کی شکل اختیار کر لی ہے۔ جس کی وجہ سے مغرب میں ایک متناقض صورتِ حال پیدا ہو گئی ہے اور وہ یہ کہ سائنس اور فلسفہ کے نتیجہ میں انسان کا علم جس تیزی سے بڑھ رہا ہے اتنی ہی تیز رفتاری سے قسم قسم کی بُرائیاں بڑھتی چلی جا رہی ہیں حتّٰی کہ وہاں انسانیت دم توڑتی دکھائی دے رہی ہے۔

اس متناقض صورتِ حال کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انسان وہاں جو علم حاصل کر رہا ہے وہ سراسر دہریت پر مبنی ہونے کے باعث گہرائی سے یکسر عاری ہے۔ روحانیت کا عنصر سرے سے مفقود ہے جس کی وجہ سے بے اندازہ مادی ترقی رحمت کی بجائے زحمت ثابت ہو رہی ہے اور انسانیت کو بڑی تیزی سے ہلاکت کی طرف لے جا رہی ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اوّلاً وہاں سائنس کی مذہب کے ساتھ کیوں نہ بن سکی اور وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کیوں چلنے پر آمادہ نہ ہوئے؟ پھر اگر باہم دونوں میں کوئی وقتی تناقض تھا بھی تو کائنات کے محکم و ابلغ نظام پر سے پردہ اُٹھنے کے نتیجہ میں سائنسدانوں کو خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی غیر محدود صفات اور کائنات کی تخلیق میں کسی ارفع مقصد کا سُراغ کیوں نہ مل سکا؟ وہ مذہب سے کیوں متنفّر ہوتے چلے گئے، اور ہستی باری تعالیٰ کے انکار میں کیوں شدّت آتی چلی گئی؟ اس کی تمام تر ذمہ داری مروجہ بائبل پر جس میں بہت کچھ تحریف ہو چکی ہے، عیسائیت کے مروجہ عقائد پر جو اصل سے کوئی مطابقت نہیں رکھتے اور چرچ پر عائد ہوتی ہے۔ اوّل تو کائنات کی تخلیق اور اس کی ہیئت کا جو تصوّر بائبل پیش کرتی ہے سائنس کی دریافتوں کے نتیجہ میں وہ سرتا پا غلط ثابت ہوئے بغیر نہ رہا۔ پھر موروثی گناہ کفارہ اور تثلیث وغیرہ کے عقائد اس درجہ غیر معقول اور خلافِ عقل تھے کہ سائنسی اصولوں پر کسی طرح پُورے نہ اُترتے تھے۔ پھر اُس پر غضب یہ ہوا کہ چرچ نے سائنسی دریافتوں کو بائبل کے پیش کردہ نظریات سے یکسر مختلف پا کر انہیں کفر کے مترادف قرار دے ڈالا اور سائنسدانوں کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی برپا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ عیسائیت کو جو سائنسدانوں کے نزدیک واحد مذہب کی حیثیت رکھتی تھی درست تسلیم کرنے اور چرچ کی اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر رکھنے کی صورت میں ان کے لئے کائنات اور اس میں پائے جانے والے محکم و ابلغ نظام پر غور کرنا اور اس کی کنہ و کیفیت معلوم کرنا ممکن ہی نہ تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سائنسدان مذہب سے متنفّر اور خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکر ہوتے چلے گئے۔

سائنسدانوں کو ابتداءً جن مشکلات اور جان لیوا مصائب کا سامنا کرنا پڑا اس کی وجہ سے اُن کا مذہب اور عیسائیت کے پیش کردہ خدا سے متنفّر ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ سولھویں صدی کے مشہورِ عالم سائنسدان کوپرنیکس (جسے جدید فلکیات کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے) کی چرچ کے ہاتھوں جو درگت بنی اس کا حال پڑھکر مذہب سے متنفّر ہونے میں سائنسدان بے قصور نظر آتے ہیں۔ جب اُس نے نظامِ شمسی کے متعلق اپنے نظریات پیش کئے اور یہ اعلان کیا کہ سُورج زمین کے گرد نہیں گھومتا بلکہ زمین سُورج کے گرد گھومتی ہے اور اس طرح اُس نے دیگر اجرامِ فلکی کی گردش کے متعلق بائبل سے متضاد نظریات پیش کئے تو ایک قیامت برپا ہو گئی۔ کافر گروں نے اس کے خلاف کفر کے فتوے داغنے شروع کر دئیے۔ کافر گر پادریوں کے عتاب سے ڈر کر اُس نے چپ سادھ لی اور خاموشی کے ساتھ اپنے کام میں لگا رہا۔ اُسے اپنی کتاب شائع کرنے کی اُس وقت جرأت ہوئی جب وہ بسترِ مرگ پر پڑا تھا۔ جب کتاب چھپ کر آئی اور اس کا ایک نسخہ اُس کے ہاتھ میں دیا گیا تو اُس کے ہوش و حواس قائم نہ تھے اور وہ کتاب کو جیتے جی اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ سکا۔

اس کے قریباً ایک صدی بعد اٹلی کے مشہور و معروف سائنسدان گلیلیو نے فلکیات کے متعلق جدید نظریات پیش کئے نیز پنڈولم، تھرمامیٹر، اور دُوربین ایجاد کی تو چرچ کے کافر گروں کے ہاتھوں اسے جان کے لالے پڑ گئے۔ اسے مذہبی عدالت کے سامنے حاضر ہونے کا حکم دیا گیا اور جب وہ پادریوں کے سامنے مجرم کی حیثیت سے پیش ہوا تو اُسے دھمکایا گیا کہ اگر وہ اپنے خیالات سے توبہ نہ کرے گا تو شکنجے میں کس کر اُسے عذاب دیا جائے گا۔ مرتا کیا نہ کرتا۔ جان بچانے کی خاطر جھوٹ مُوٹ توبہ کر لی اور اپنے اُن نظریات پر جنہیں آج ساری دُنیا تسلیم کرنے پر مجبور ہے خود ہی لعنت بھیجی۔ کفر کے ان فتووں نے وقتی طور پر اس کی زبان تو بند کر دی لیکن اُس کے دل اور دماغ کو وہ جام نہ کر سکے اور نہ کر سکتے تھے۔ وہ برابر تحقیق میں لگا رہا اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے تحقیق و تدقیق اور سائنسی علوم میں ترقی کی نئی راہیں کھول گیا۔ جب وہ زندہ تھا تو سارا یورپ اُس کے خلاف کفر کے فتووں سے گونج رہا تھا اور اُس پر نفرین کا اظہار کیا جا رہا تھا لیکن بہت جلد وہ وقت آیا کہ اُس کو بدعتی اور کافر قرار دینے والوں پر نفرین کی جانے لگی۔ اُس کی یاد پر آج بھی عقیدت کے پھُول نچھاور کئے جاتے ہیں اور عقیدت کے پھُول نچھاور کرنے والے اُنہی کافر گروں کی اولاد ہیں جنہوں نے تعذیب کا ڈراوا دے کر اُس کی زبان بند کرا دی تھی اور اُس کی زندگی اجیرن ہو کر رہ گئی تھی۔

ایسی صورت میں سائنسدان مذہب سے متنفّر نہ ہوتے تو اور کیا کرتے۔ اگر دیکھا جائے تو آج مغربی اقوام کو دہریہ بنانے اور مذہب سے متنفّر کرنے کی تمام تر ذمہ داری خود مروجہ عیسائیت اور چرچ پر عائد ہوتی ہے۔ آج مروجہ عیسائیت کے خلافِ عقل عقائد کی وجہ سے صرف سائنسدان اور فلاسفر ہی خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکر نہیں ہیں بلکہ ان کے زیرِ اثر ساری ہی مغربی اقوام دہریت کی رَو میں بہہ کر تباہی کے کنارے جا لگی ہیں۔ علوم بیشک ترقی کر رہے ہیں لیکن ان علوم کے نتیجہ میں امن اور صلاحیت کی بجائے بدامنی، فساد اور معصیت پھیل رہی ہے۔ یہ صورتِ حال پُکار پُکار کر کہہ رہی ہے کہ مغرب کو تباہی کے گڑھے میں جانے سے صرف اور صرف حقیقی اسلام ہی بچا سکتا ہے کیونکہ حقیقی اسلام اور حقیقی سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ حقیقی اسلام خدا تعالیٰ کے قول کا آئینہ دار ہے اور حقیقی سائنس خدا تعالیٰ کے فعل کی عکاس ہے۔ خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مَا تَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ کی رُو سے کوئی تضاد ہو ہی نہیں سکتا۔

بنیادی صداقت پر مبنی یہی وہ انقلاب انگیز نظریہ ہے جسے اس زمانہ میں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑی شدّ و مدّ کے ساتھ پیش فرمایا ہے اور جس نے مغرب کے دانشوروں کو اسلام کا گہری نظر سے مطالعہ کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس انقلاب انگیز نظریہ کی جماعتِ احمدیہ مغرب میں وسیع پیمانہ پر اشاعت کر رہی ہے۔ یہ نظریہ ایک بنیادی صداقت پر مبنی ہے جسے دُنیا تسلیم کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتی۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اسلام کا مغرب میں بھی بالآخر غالب آنا یقینی ہے۔ اسلام کے وہاں غالب آنے سے ہی ان اقوام کا حاصل کردہ علم حقیقی عظمت سے ہمکنار ہو گا اور علم کی فراوانی کے باوجود مغرب جس تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے وہ دُور ہو گی، اور مغرب کو سچے خدا کا پتہ لگے گا اور جن بُرائیوں میں وہ آج ملوّث ہے ان کا مداوا اسے ملے گا۔ اور اس طرح اس کے تمام دکھ دور ہونے سے اُسے رُوحانی صحت نصیب ہوگی۔ یہ خدائی تقدیر ہے جو بہرحال پُوری ہو کر رہے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توکّل اور اس کی اہمیّت و برکات

سلطان احمد پیرکوٹی

—۲—

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ متعدد جگہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو توکل علی اللہ کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ صفات الٰہیہ بصیر۔ خبیر۔ علیم۔ سمیع۔ رحیم۔ وکیل اور عزیز بیان کر کے یہ جتایا ہے کہ میں تمہارے حالات کا علم رکھتا ہوں۔ میں تمہاری بےکسی کی حالت کو دیکھ رہا ہوں میں رحیم ہوں میں اپنی کمال رحیمیت کے نتیجہ میں تمہاری کوششوں کو بار آور کروں گا اور تجھ پر اور تیرے پیرووں پر رحمت کی نظر رکھوں گا۔ میں تمہاری دعاؤں کو سنتا اور انہیں شرفِ قبولیت بخشتا ہوں۔ میں عزیز ہوں یعنی ہر چیز پر میں غالب ہوں اسلئے میں تمہیں تمہارے دشمنوں پر غلبہ عطا کروں گا۔ اور میں ہی وکیل یعنی ایسی ہستی ہوں جس پر توکل کرنا چاہیئے میں کارساز ہوں۔ میں تمہارے کاموں کو کمال تک پہنچاؤں گا۔

انسان نمونہ کا محتاج ہے وہ ہر امر کے متعلق یہ خیال کر لیتا ہے کہ اس کا کرنا ناممکن ہے اس کی طاقت سے باہر ہے یا اس کے کرنے سے اسے وہ فائدہ حاصل نہیں ہوگا جس کا اسے یقین دلایا جاتا ہے۔ اسلئے جب اس کے سامنے نمونہ پیش کر دیا جاتا ہے۔ کام کر کے اسے دکھایا جاتا ہے اور پھر وہ اس کام کے اثرات اور ثمرات کا خود مشاہدہ کر لیتا ہے تو اس کی طبیعت اس کام کے کرنے پر آمادہ و تیار ہو جاتی ہے۔ دنیوی کاموں میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ نمونہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ بچوں کو بولنا اور دوسرے کام سکھانے کیلئے ہمیں نمونہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسی طرح ہر نیا کام جب تک کر کے دکھا نہ دیا جائے مخاطب اسے سیکھنے میں دقت محسوس کرتا ہے روحانیت کی دنیا میں بھی نمونہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے قرآن کریم نے بھی اس امر کا ذکر فرمایا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے:-

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ۔

(ممتحنہ ۵)

ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لئے ایک اچھا نمونہ ہے جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ ہم تم سے اور اللہ کے سوا تمہارے معبودوں سے کلی طور پر بیزار ہیں ہم تمہاری باتوں کا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان عداوت اور بغض ابد تک کے لئے ظاہر ہو گیا ہے کہ تم خدا پر ایمان لاؤ۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرمایا

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ .... وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا۔

(الاحزاب ۲۲)

تمہارے لئے یعنی ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور آخری دن سے ملنے کی امید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں اللہ کے رسول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے جس کی انہیں پیروی کرنی چاہیئے۔

نمونہ کی اہمیت کے پیش نظر انبیائے کرام علیہم السلام بھی بار بار اپنی ہستی کو لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں تا وہ بجا ان کی نقل اور پیروی کریں۔ ان کا قول پر عمل پیرا ہوں حق کی طرف وہ دعوت دے رہے ہیں۔ توکل کے سلسلہ میں بھی وہ بار بار اپنے نفوس کو پیش کرتے ہیں اور انہیں بتاتے ہیں کہ دیکھو ہم نے خدا تعالیٰ پر توکل کیا اور اس کے ثمرات کو حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں فضلوں اور برکتوں کے وارث ہوئے تم بھی اگر ایسا کرو گے تو ان رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں کے وارث ہو گے۔ قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو جو ہمیشہ اپنی تدابیر پہ بھروسہ کرتے تھے اپنا نمونہ پیش کر کے سبق دیا کہ جب میں نبی ہو کر اور عقلاً تمام دنیا سے ممتاز ہو کر نصرت الٰہیہ کو ہی اصل چیز تصور کرتا ہوں تو تم کیوں ایسا نہ کرو چنانچہ آپ نے اپنے بیٹوں کو مصر جانے سے قبل یہ نصیحت فرمائی کہ اے میرے بیٹو تم غیر ملک میں جا رہے ہو اگر تم ایک ہی دروازہ سے داخل ہوئے تو چونکہ تم تعداد میں زیادہ ہو اسلئے تمہاری تعداد لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کردیگی اسلئے تم متفرق دروازوں سے داخل ہونا لیکن اس کے باوجود تم کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاؤ تو میں تمہارے کسی کام نہیں آسکتا۔ فیصلہ خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے تم اسی سے مدد اور نصرت طلب کرو۔ اسی کا سہارا لو۔ دیکھو عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ میں نے بھی اسی پر توکل کیا ہے۔ اسی پر بھروسہ کیا ہے۔ اسی کے سہارا کو اصل سہارا سمجھا ہے اور یقین کیا ہے اس لئے تم بھی میرے نمونہ پر عمل کرو اور یاد رکھو وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ تمام بھروسہ کرنیوالوں کو اسی پہ بھروسہ کرنا چاہیئے۔

حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کے سامنے عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ (یونس ۷۲) کہہ کر ایک نمونہ پیش فرمایا۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے بھی عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ (ھود ۸۹) کہہ کر اپنی قوم کو اس عظیم صفت کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت ھود علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا

إِنِّي تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ رَبِّي وَرَبِّكُمْ مَا مِنْ دَابَّةٍ إِلَّا هُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا۔ إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ (ھود ۵۷)

میں اللہ پر جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے ...... بھروسہ کرتا ہوں اور کہتا ہوں روئے زمین پر کوئی .... چلنے والا (جاندار) ایسا نہیں کہ خدا اس کی پیشانی کو پکڑے ہوئے نہ ہو۔ میرا رب یقیناً مومنوں کی مدد کرنے کیلئے سیدھی راہ پر کھڑا ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمارے سامنے یہ نمونہ پیش فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں۔ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ مَتَابِ (رعد ۳۱) اللہ ہی میں نے بھروسہ کیا ہے اور اسی کی طرف ہر آن میرا رجوع ہے وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔ (ھود ۸۹) اللہ تعالیٰ پر ہی میں نے توکّل کیا ہے اور اسی کی طرف میں جھکتا ہوں

حَسْبِيَ اللَّهُ۔ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(توبہ ۱۲۹)

اللہ میرے لئے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں میں اسی پہ توکّل کرتا ہوں اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔

توکل کے برکات

توکّل کے بہت سے فوائد اور برکات ہیں ان میں سے کچھ فوائد اور برکات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ انبیائے کرام علیہم السلام اللہ تعالیٰ کی معرفت پیدا کر کے لوگوں کو توحید خالص پر قائم کرنے کے لئے آتے ہیں اور جو لوگ ان پر ایمان لاتے ہیں وہ نہ صرف اس دنیا میں اعلیٰ مقام حاصل کرتے ہیں بلکہ وہ اپنی آخرت کو بھی سنوار لیتے ہیں لیکن ایمان وہی مفید اور بابرکت ہوتا ہے جو حقیقی اور سچا ہو۔ منہ سے کہدینا کہ ہم ایمان لائے کوئی نتیجہ پیدا نہیں کرتا یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں مومنوں کو بار بار اس طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ اے مومنو! تم حقیقی اور سچے مومن بن جاؤ۔ پھر حقیقی اور سچے مومن بن جانے کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے بعض امور مختلف جگہ بیان فرمائے ہیں جن پر عمل کر کے انسان اپنے ایمان کو حقیقی اور بانتیجہ بنا سکتا ہے۔ چنانچہ ان امور میں سے ایک امر توکّل بھی ہے یعنی ایمان اسی شخص کا سچا اور حقیقی ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر توکل نہیں کرتا۔ اس پر بھروسہ نہیں کرتا۔ اُسے اس کی حقیقی معرفت حاصل نہیں۔ اس کا ایمان حقیقی اور سچا کیسے ہو سکتا ہے۔ پس توکل کا ایک فائدہ اور برکت یہ ہے کہ انسان اس کے ذریعہ اپنے ایمان کو حقیقی اور سچا بنا سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرماتا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ - الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا۔ (انفال آیات ۳ تا ۵)

مومن تو صرف وہی ہیں کہ جب (اُن کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیات پڑھی جائیں تو وہ ان کے ایمان کو بڑھا دیں نیز مومن وہ ہیں جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اسی طرح حقیقی مومن وہ ہیں جو نمازوں کو شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں یہی مذکورہ بالا صفات رکھنے والے ہی سچے مومن ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"جب انسان خدا تعالیٰ پر سے بھروسہ چھوڑتا ہے تو دہریت کی رگ اس میں پیدا ہو جاتی ہے خدا تعالیٰ پر بھروسہ اور ایمان اسی کا ہوتا ہے جو اسے ہر بات پر قادر جانتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۵ صفحہ ۲۸)

۲۔ جو شخص توکل علی اللہ سے کام لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی نصرت و امداد کرتا ہے اور وہ اپنے مقصد اور مدعا میں کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے طاقت اور قوت عطا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ اپنے مخالفین پر ہمیشہ غلبہ اور فتح حاصل کرتا ہے اگر توکل علی اللہ کی صفت اسے حاصل نہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت سے محروم رہے گا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب مسلمان جنگ بدر کے لئے اپنے گھروں سے نکلے تو منافقوں نے کہا کہ ان لوگوں کو ان کے دین نے مغرور بنا دیا ہے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم تھوڑے اور کمزور ہوتے ہوئے بھی کامیاب ہو جائیں گے لیکن دراصل یہ لوگ اپنی ہلاکت اور تباہی کو مول لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کے اس خیال کی تردید کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پر جو توکل کرتا ہے وہ دیکھ لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ (انفال ۵۰) اللہ تعالیٰ کو غالب دیکھ لینے کا یہاں یہی مفہوم ہے کہ وہ خود بھی بڑا غالب ہے اور جو اس کا سہارا لے گا۔ وہ بھی غالب و منصور ہوگا۔ اور تاریخ بتاتی ہے کہ ۳۱۳ مسلمان جن میں سے اکثر ناتجربہ کار تھے اور جنگی سازوسامان بھی ان کے پاس برائے نام تھا جب وہ اپنے سے زیادہ طاقت ور ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور اپنے سے زیادہ تعداد میں کفار کے مقابلہ میں نکلے تو چند ہی گھنٹوں میں کفار کے بڑے بڑے سردار تہ تیغ ہو گئے اور مکہ کی فوج لاشیں اور قیدی پیچھے چھوڑ کر سر پہ پاؤں رکھ کر مکہ کی طرف بھاگ پڑی۔ پس یہ حقیقت ہے کہ توکل علی اللہ انسان کے اندر قوت اور طاقت پیدا کرتا ہے اور وہ اپنے مخالفین کے مقابلہ میں ہمیشہ غالب و منصور رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"جب توکل پہ کام کیا جاوے تو خدا مدد کرتا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ خدا تعالیٰ پہ توکل کر کے جب ایک کام شروع کیا جاوے اور اصل غرض اس کے دین کی خدمت ہو تو وہ خود مددگار ہو جاتا ہے اور سارے سامان اور اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۵ صفحہ ۲۶۵)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"انسان کا جب اللہ تعالیٰ پر اتکال ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے رحم کے تحت وہ آ جاتا ہے تب اس کا رحم انسان کا سہارا بن جاتا ہے تو اس وقت انسان کی تدبیر تقدیر کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور وہ سب کمیاں جو انسانی تدبیر میں ممکن ہو سکتی ہیں وہ پوری ہو جاتی ہیں۔"

(الفضل ۲۸ مئی سنہ ۳۱ء)

۳۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اطاعت اور فرمانبرداری کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ:۔

مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ (نساء ۶۹)

کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو منعم علیہم ہیں یعنی جو نبی ہیں۔ صدیق ہیں۔ شہید ہیں اور صالح ہیں ــــ اور اطاعت اس وقت تک متحقق نہیں ہوتی جب تک انسان اللہ تعالیٰ پر توکل نہ کرے جو متوکل علی اللہ ہے وہی مطیع اور فرمانبردار ہے توکل علی اللہ کے بغیر حقیقی اطاعت کا جذبہ پیدا ہی نہیں ہو سکتا چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس نکتہ کی طرف توجہ دلائی تھی۔ آپ نے فرمایا تھا۔

يٰقَوْمِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ

(یونس ۸۵)

اے میری قوم اگر یہ بات درست ہے کہ تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو تو اگر اس کے ساتھ تم اس کے سچے فرمانبردار بھی ہو تو اسی پر بھروسہ کرو۔

گویا خدا تعالیٰ پر سچا ایمان اور خدا تعالیٰ کی سچی اطاعت اسی وقت متحقق ہو سکتے ہیں جب انسان متوکل علی اللہ ہو اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ پر توکل نہیں کرتا تو وہ چونکہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا انکار کرتا ہے اس لئے اس کا ایمان ناقص ہے اور وہ اس کی اطاعت بھی کما حقہ نہیں کر سکتا پس اللہ کی اطاعت کی شرط توکل علی اللہ ہے۔

۴۔ توکل علی اللہ کے نتیجہ میں مومن انسان دشمنوں کی سازشوں منصوبوں اور تدابیر سے محفوظ و مصئون رہتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی پناہ آ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اُس کا خود محافظ و نگران ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ انبیاء اور ان کی جماعتیں دشمنوں کے منصوبوں اور سازشوں کے بُرے اثرات سے محفوظ رہیں اور ان کے مقاصد اور مہمات میں کوئی روک پیدا نہ ہوئی اور انہوں نے اپنے مخالفین کو ہمیشہ یہ چیلنج دیا کہ تم جو تدابیر چاہو کر لو تم ہمیں مغلوب نہیں بنا سکو گے۔ ہمیں تباہ و برباد نہیں کر سکو گے چنانچہ قرآن مجید میں حضرت نوح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا

اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكُمْ مَّقَامِيْ وَتَذْكِيْرِيْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ فَاَجْمِعُوْٓا اَمْرَكُمْ وَشُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُنْ اَمْرُكُمْ عَلَيْكُمْ غُمَّةً ثُمَّ اقْضُوْٓا اِلَيَّ وَلَا تُنْظِرُوْنِ (یونس ۷۲)

اے میری قوم اگر تمہیں میرا خدا داد مرتبہ اور اللہ تعالیٰ کے نشانوں کے ذریعہ تمہیں تمہارا فرض یاد دلانا ناگوار گزرتا ہے تو میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا ہے اس کی حمایت اور حفاظت مجھے حاصل ہے۔ تم سب ایک رائے پر جمع ہو جاؤ اور اپنے ہم خیال لوگوں کو ایک نظام کے تحت لے آؤ۔ میری ہلاکت اور تباہی کی کوئی تفصیلی تجویز سوچ لو۔ اپنی سب طاقت کو ایک ہی وقت میں خرچ کرنے کی کوشش کرو اور حملہ کے وقت مجھے سانس لینے کا موقع نہ دو پھر بھی مجھے تم کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

سب سے بڑے متوکل علی اللہ انبیاء ہی ہوتے ہیں اور تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ان کے مخالفین باوجود اپنی طاقت جتھہ اور سامان کے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ ان کے منصوبے اور سازشیں ناکام رہیں اور سچی بات یہ ہے کہ جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کر رہا ہو اسے کوئی گزند کیسے پہنچا سکتا ہے۔

(باقی)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مسل نمبر ۲۲۳۱۰

میں مختار احمد ولد غلام قادر صاحب۔ قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۵ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن شریف آباد ضلع تھرپارکر۔ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی اراضی واقع شریف آباد ۲۶ ایکڑ موجودہ قیمت -/۳۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۲۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زرعی زمین ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۶ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد مختار احمد ساکن شریف آباد۔ P.O سلیم آباد براستہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری غلام قادر وصیت ۱۶۰۶۳ شریف آباد۔ سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری بشیر احمد۔ وصیت ۱۸۶۳۰ شریف آباد سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۳۱۱

میں محمد عرفان ولد حاجی حسن صاحب۔ قوم کھوسہ بلوچ پیشہ تجارت عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن عثمان آباد ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔

میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد محمد عرفان صابر عثمان آباد (لطیف آباد) P.O محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ۔

گواہ شد۔ حاجی حسن وصیت ۵۵۰۷

گواہ شد۔ محمد جمال انسپکٹر بیت المال ولد محمد اسماعیل صاحب۔

مسل نمبر ۲۲۳۱۲

میں صفیہ خاتون زوجہ محمد عرفان صابر صاحب قوم کھوسہ بلوچ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۳۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی -/۴۰۰ روپے

۳۔ زیور نقرئی وزنی ۲۰ تولہ مالیتی -/۴۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ صفیہ خاتون زوجہ محمد عرفان صابر صاحب عثمان آباد (لطیف نگر)۔ P.O محمد آباد ضلع تھرپارکر۔ سندھ۔

گواہ شد محمد عرفان صابر (خاوند موصیہ)

گواہ شد۔ محمد جمال انسپکٹر بیت المال ولد محمد اسماعیل صاحب۔

مسل نمبر ۲۲۳۱۳

میں چوہدری نذیر احمد چیٹھہ ولد چوہدری محمد الدین صاحب قوم چیٹھہ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵ احمد آباد ضلع بدین۔ سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین ۲۴ ایکڑ ہے جسکی اقساط ابھی ادا کرنی باقی ہیں۔ جب میرے نام منتقل ہو جائے گی تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دوں گا۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ نذیر احمد چیٹھہ چک ۵ P.O گلاڑچی ضلع بدین سندھ۔

گواہ شد۔ عبدالمالک وصیت ۹۰۷۸ احمد آباد۔ سندھ۔

گواہ شد۔ چوہدری فیض احمد وصیت ۱۰۶۵۳ احمد آباد۔ سندھ۔

مسل نمبر ۲۲۳۱۴

میں فضل بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب چیٹھہ قوم گھمن پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵ احمد آباد ضلع بدین سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰ روپے

۲۔ زیور طلائی بالیاں وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی -/۲۲۵ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ فضل بیگم زوجہ چوہدری نذیر احمد صاحب چیٹھہ چک ۵ احمد آباد۔ P.O گلاڑچی ضلع بدین سندھ۔

گواہ شد۔ بشارت احمد کوثر معلم وقف جدید نمبر وصیت ۱۹۴۴۶۔

گواہ شد۔ چوہدری فضل احمد وصیت ۱۰۶۵۳۔

مسل نمبر ۲۲۳۱۵

میں ملک ریاض احمد ولد ملک محمد شفیع صاحب قوم ملک پیشہ زمیندارہ عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۵ احمد آباد ضلع بدین سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زرعی زمین ۲۴ ایکڑ ہے۔ یہ زمین بیس سالہ سکیم پر ملی ہے جس کی اقساط ابھی ادا کرنا باقی ہیں۔ جب میرے نام منتقل ہو جائیگی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دوں گا۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۹۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ملک ریاض احمد۔ چک ۵ احمد آباد P.O گلاڑچی ضلع بدین۔ سندھ۔

گواہ شد۔ بشارت احمد کوثر معلم وقف جدید وصیت ۱۹۴۴۶

گواہ شد۔ چوہدری فضل احمد وصیت ۱۰۶۵۳

مسل نمبر ۲۲۳۱۶

میں علی بخش ولد ہمت خان صاحب قوم ملک پیشہ دکانداری عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۰۳ء۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک مکان محلہ ڈی ٹائپ لائل پور شہر۔ قیمت موجودہ -/۶۰۰۰ روپے۔

یہ مکان گورنمنٹ نے مجھے -/۲۰۰۰ روپے کے عوض بنوا کر دیا ہے جو سب ابھی تک واجب الادا ہے۔ ابھی تک مجھ کو حقوق نہیں ملے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۷۵ روپے ماہوار آمد بصورت دکانداری ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد علی بخش صحابی C/O محمد اسمٰعیل صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد قطب الدین ولد بدر الدین صاحب ۱۹/۱ دارالرحمت وسطی ربوہ

گواہ شد بشیر الدین ولد ظہیر الدین دارالبرکات ربوہ۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا جلسہ سالانہ

مخلصینِ ربوہ کے لئے خدمت کا انمول موقعہ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے انتظامات اور رضاکارانہ خدمات کے سلسلہ میں فرماتے ہیں :-

"اس خدمت کو معمولی خدمت نہ سمجھو

بڑی برکتوں والی ہے یہ خدمت !!! ان چند دنوں کو خدا کے لئے ۲۴ گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے، نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائیں، کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی تکلیف ہی ہے جو آپ نے برداشت کرنی ہے لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں جن کا آپ نے وارث بننا ہے کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات اور اس خدمت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے انہیں مَیں متوجہ کرتا ہوں کہ وہ ۲۴ گھنٹے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت

میں گزار کے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کی وہ خود توفیق دیتا چلا جائے کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔" (الفضل ۸ رجون ۱۹۶۸ء)

(افسر جلسہ سالانہ)

دعائے مغفرت

۱۔ افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ اکتوبر کے آخری عشرہ میں سردار غلام قادر خان صاحب قیصرانی احمدی ریٹائرڈ دفعدار (بی۔ایم۔پی) معمولی علالت کے بعد کوٹ قیصرانی میں رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سردار صاحب مرحوم و مغفور کی عمر پچاسی سال تھی۔ آپ کا دینی مطالعہ بہت وسیع اور گہرا تھا۔ ۱۹۳۰ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ رمضان المبارک کے روزے مرکز میں جا کر رکھا کرتے تھے۔ بڑے خدا ترس، غریب پرور اور پابندِ صوم و صلوٰۃ تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ سردار صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ (بشیر احمد مجاہد کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان)

۲۔ محترم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار مرحوم کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ سرینگر (مقبوضہ کشمیر) میں انتقال کر گئی ہیں۔ مرحومہ بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کی خاص درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ سب لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ (بیگم خواجہ غلام نبی صاحب گلکار مرحوم۔ از راولپنڈی)

بیرونی ممالک میں رہائش پذیر

احمدی ڈاکٹر خدمتِ اسلام کیلئے اپنے آپکو پیش کریں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ مارچ ۱۹۷۳ء میں فرمایا:-

"اس وقت دنیا کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ جو مہم جاری ہے اس کے ایک حصہ یعنی مغربی افریقہ میں جو کام ہو رہا ہے اس کے لئے آٹھ دس ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اس واسطے ...... اُن پاکستانی یا غیر پاکستانی احمدی ڈاکٹروں کو جو انگلستان میں یا امریکہ میں یا دوسرے ملکوں میں ہیں اُن کو مَیں اللہ کے نام پر آواز دیتا ہوں کہ وہ اپنے آپکو اسلام کی خدمت کے لئے پیش کریں۔"

ایسے پاکستانی یا غیر پاکستانی احمدی ڈاکٹر صاحبان اپنے کوائف (نام۔ ولدیت۔ پتہ۔ تعلیم۔ موجودہ کام۔ کب اور کتنا وقت افریقہ کے لئے دے سکیں گے) ہمیں فوراً بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

ولادت

میرے عزیز بھائی مرزا سعید احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۸/۱۱/۷۵ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت بچے کا نام مرزا محمد وحید احمد تجویز فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت سے بچے کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نیک، صالح اور خادمِ دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا حمید احمد۔ دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

اظہارِ تشکّر

میری والدہ کی وفات پر اکثر احباب نے خطوط کے ذریعے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ مَیں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے میری غمگساری کی۔

(چوہدری منظور احمد ایم۔ اے چک ۹۶ گ ب۔ ضلع لائلپور)

دُعائے نعم البدل میری بیٹی اہلیہ مکرم ماسٹر چوہدری محمد عبداللہ صاحب آف گھسیٹ پورہ کے ہاں ۸/۱۱/۷۵ کو بچی پیدا ہوئی جو ۱۱/۱۱/۷۵ کو بقضائے الٰہی فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرمائے اور صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(چوہدری) بشیر احمد ایجنٹ الفضل لائل پور

بے اولاد کے لئے مژدہ

جن حضرات کے اولاد نہیں ہوتی وہ ہم سے رجوع فرمائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یقینی طور پر ان کی آرزو پوری ہو گی۔

صدر دواخانہ دار الصدر غربی ربوہ

سوتی و ریشمی کپڑے کا بہترین مرکز

مومن کلاتھ ہاؤس

گولبازار ربوہ۔ فون ۵۱۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴